پیر، 13 شعبان، 1441ھ | 06/04/2020 | نمبر: 1441/52

چینی و آٹے بحرانوں کی تحقیقاتی رپورٹس:

جمہوری سرمایادارانہ نظام کا مکمل لاک ڈاؤن ہونا چاہیئے تاکہ یہ وائرس اپنی موت آپ مر جائے

چینی اور آٹے بحرانوں پر ایف آئی اے کی تحقیقاتی رپورٹ نے محض جہانگیر ترین، خسرو بختیار، مونس الہیٰ یا شریف خاندان جیسے چند افراد اور خاندانوں کو ہی بے نقاب نہیں کیا، جس کا غلغلہ میڈیا میں بپا ہے، اور جن کو عوام کے خون پسینوں کی کمائی پر لگائے جانے والے ظالمانہ ٹیکسوں کے اربوں روپے سبسڈی کے نام پر بانٹے گئے، بلکہ اس رپورٹ نے ایک بار پھر جمہوریت کا مکروہ چہرہ آشکار کر دیا ہے کہ یہ نظام دراصل عوام کے وسائل کی قیمت پر طاقتور سرمایہ داروں اور ایلیٹ طبقے کی لوٹ مار کی 'قانونی شکل' ہے۔ یہ سرمایادارانہ جمہوری نظام عوام کو مجبور کرتا ہے کہ وہ اپنے لئے ان ظالموں کا انتخاب کر سکیں جن کے پاس یہ قانونی اختیار ہو گا کہ وہ ان کی "فلاح" کے نام پر ہر طرح کے قوانین اور پالیسیاں بنا سکیں، اور یوں وہ چور دروازہ کھل جاتا ہے جس کے ذریعے "لوگوں کے یہ نمائندے" ایلیٹ طبقے کے مفادات پورا کرتے ہوئے اسے مفاد عامہ کے کام کے ڈھکوسلوں سے 'بیلنس' کرتے ہیں تاکہ جمہوری نظام کا طلسم قائم رہے۔

اس جابرانہ نظام کے سٹیک ہولڈر اور اس کے طلسم کا شکار چند سادہ لوح ہمیشہ ان مسائل کو محض "چند کرپٹ افراد" کا شاخسانہ قرار دے کر عوام کو موردِ الزام ٹھہراتے ہیں کہ انھوں نے صاف کردار کے حامل افراد کیوں نہیں چنے؟ اور اب جب یہ نام نہاد "تبدیلی سرکار" جو مدینہ ماڈل" کے نام پر اسلام کو اپنے ذاتی مقاصد کے لئے استعمال کرنے پر تلی ہوئی ہے، منتخب ہوئی تو اس نے ہو بہو پچھلی حکومتوں کی مانند اپنے انویسٹرز کو نوازنے کا سلسلہ جاری رکھا اور عمران خان کی ناک کے نیچے کابینہ کی اکنامک کورڈینیشن کمیٹی نے چینی کا سٹاک کم ہونے کے باوجود نہ صرف اس کی برآمد کی اجازت دی بلکہ سبسڈی دینے کیلئے سرکاری خزانے کا منہ بھی کھول دیا، اور یوں عوام کو مہنگی چینی کے ساتھ دوہرا ٹیکہ لگا دیا۔ یقیناً یہ حکمران اور جمہوری نظام ہی سب سے خطرناک وائرس ہیں جن کا مکمل لاک ڈاؤن ہونا چاہیئے تاکہ یہ اپنی موت آپ مر جائیں۔

اگرچہ خلافت کے نظام کا ڈھانچہ خلیفہ، معاونین، عدلیہ، محکمہ جہاد سمیت تیرہ عناصر پر مشتمل ہے جس میں مجلس شوریٰ بھی شامل ہے تاہم خلافت میں نہ تو مقننہ (legislature) ہوتی ہے نہ ہی خلیفہ یا معاونین کو حق ہے کہ وہ قوانین بنا سکیں بلکہ ان کی ذمہ داری بطور انتظامیہ (Executive) ان شرعی قوانین کا نفاذ ہوتی ہے جو قرآن و سنت سے اخذ کئے گئے ہیں۔ یوں اسلام میں قانون سازی کا وہ چور دروازہ بند ہو جاتا ہے جس کیلئے پروفیشنل سیاستدان کروڑوں کی انویسمنٹ کر کے 'قانون ساز' بننے کی کوشش کرتے ہیں تاکہ 'قانونی کرپشن' کا راستہ کھول کر بہترین 'ریٹرن' حاصل کر سکیں۔ خلافت کی عدلیہ بے لاگ احتساب کرتی ہے اور باآسانی خلیفہ و معاونین کو بھی شرع کے سامنے سرنگوں کروا سکتی ہے، جیسا کہ تاریخ سے ثابت ہے۔ اسلئے خلافت کا عمومی سیاسی ماحول اسلام کی سربلندی و پھیلاؤ اور عوام کی فلاح و بہبود پر مبنی ہوتا ہے جو دین اسلام کے گورننس کے تصورات کی بنیاد پر قائم کیا جاتا ہے۔ کورونا وائرس نے ویسے بھی عوامی فلاح اور بہبود کے حوالے سے اس سرمایادرانہ جمہوری نظام کی دہائیوں پر مبنی غفلت کو واضح کر دیا ہے۔ وقت آ گیا ہے کہ اس نظام کے ملبے کے اوپر خلافت کی عمارت کھڑی کی جائے۔ (فَمَاذَا بَعْدَ الْحَقِّ إِلَّا الضَّلَالُ ۖ فَأَنَّىٰ تُصْرَفُونَ) **"پس حق کے بعد سوائے گمراہی کے کیا رہ جاتا ہے، تو تم کہاں پھرے جاتے ہو۔"** (سورہ یونس: 32)

ولایہ پاکستان میں حزب التحریر کا میڈیا آفس